دین کی راہ میں قربانی سے نہ گھبراؤ

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ - ھُوَ النَّاصِرُ

دین کی راہ میں قربانی سے نہ گھبراؤ

(تحریر فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۲۸ء)

برادران! آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دشمنوں کی انتہائی مخالفت کے باوجود رسول کریم ﷺ کے حالات کے متعلق جو جلسے کئے گئے تھے وہ تمام ہندوستان میں کامیاب ہوئے ہیں اور ہر غیر متعصب انسان نے ان کے فوائد کو تسلیم کر لیا ہے۔ آپ لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا ہے کہ غیر مبائعین جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستگی ظاہر کرتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں' انہوں نے (باستثناء بعض صاحبان کے) کس جدوجہد سے ہماری نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی تائید میں جلسوں کی مخالفت کی ہے۔ اس سے آپ کو ایک طرف تو یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے ہماری مدد کرتا ہے اور دوسری طرف یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ غیر مبائعین ہماری مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے یہ خدا اور رسول کی مخالفت سے بھی نہیں رکیں گے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔[1]

اے برادران! ان حالات میں آپ لوگوں پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے' اسے آپ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ نیکی کے کام میں بھی آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے جائیں گے اور بد سے بد تر سلوک روا رکھا جائے گا۔ اور آپ کا یہ امید کرنا کہ جس مقصد کے لئے آپ کھڑے ہوئے ہیں' اس کی ذاتی خوبصورتی لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے گی' درست نہیں۔ بے شک شریف الطبع لوگ آپ کا ساتھ

دیں گے مگر بہت سے ہیں جو بجائے آپ کا ہاتھ بٹانے کے آپ کی پیٹھ میں خنجر مارنے کے لئے تیار ہوں گے۔ پس آپ اگر کسی چیز پر بھروسہ کر سکتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی مدد ہے اور اس کے فعل نے بار بار آپ پر ثابت کر دیا ہے کہ اس کی مدد ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہے۔ پچھلے سال آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ کس طرح کی مالی تنگی تھی لیکن بغیر اس کے کہ بیرونی مدد ہمیں ملتی آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایسی توفیق دی کہ نہ صرف پچھلا قرضہ ہی بہت سا اُتر گیا' بلکہ اگلے سال کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے بھی کافی رقم جمع ہو گئی۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ۔

دشمن اعتراض کرتا ہے کہ ہم غیر احمدیوں سے اس لئے روپیہ وصول کرنا چاہتے ہیں کہ ہماری مالی حالت خراب ہو رہی ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہم نے اپنے کاموں کے لئے نہ پہلے چندہ لیا ہے نہ آئندہ چندہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں جو خود دے دے' اسے ہم ردّ نہیں کرتے۔ پس دوسروں کے چندہ کے ہم اپنی جماعت کے کاموں کے لئے محتاج نہیں۔ وہ تحریک تو ایسے کاموں کے لئے ہے جو تمام مسلمان فرقوں میں مشترک ہے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے وہ اخلاص دیا ہے کہ وہ اپنے کاموں کے لئے کسی سے چندہ نہیں مانگتی۔ اس کا دل نورِ ایمان سے پُر ہے اور اس کا سینہ محبت الٰہی سے بھرپور۔ ہماری جماعت میں داخل ہونا کوئی معمولی کام نہیں۔ وہ ایک موت ہے کہ جس سے بڑھ کر اس زمانہ میں کوئی اور موت نہیں۔ ہر ایک شخص جو اس سلسلہ میں سچے دل سے داخل ہوتا ہے' وہ یہی سمجھ کر داخل ہوتا ہے کہ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کے لئے ہر ایک موت اور ہر ایک قربانی اور ہر ایک ذلّت کو قبول کروں گا۔ اور اس ارادہ اور اس نیت سے داخل ہونے والے انسان مشکلات سے نہیں گھبرایا کرتے۔ ان کا بھروسہ خدا پر ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے پر اعتماد کرنے والوں کو اور اپنی محبت میں گداز لوگوں کو مصیبت کے وقت میں چھوڑا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان کا ساتھ دیتا ہے اور ان کی پشت پناہ بن جاتا ہے اور جب دنیا ان کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے تو وہ اپنی محبت کا ہاتھ ان پر بڑھاتا ہے اور ان کے آنسوؤں کو اپنے شفقت بھرے ہاتھوں سے پونچھتا ہے۔ وہ قدوس ہے اور کبھی بے وفائی نہیں کرتا۔ وہ قادر ہے اور کبھی وقت پر دغا نہیں دیتا۔ پس تمہیں مبارک ہو کہ تم نے اس کا دامن پکڑا ہے جو تمہیں دونوں جہان میں کامیاب کرے گا اور کبھی تمہارا ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ ہاں شرط یہ ہے کہ تم بھی اپنے دعویٰ میں سچے ہو اور استقلال سے اس کا دامن پکڑ لو اور

کسی قسم کی قربانی سے نہ گھبراؤ۔

اے عزیزو! اب ہمارا نیا مالی سال شروع ہوا ہے اور جیسا کہ میں پہلے اعلان کر چکا ہوں جب تک ہمارے خزانہ کی مالی حالت درست نہ ہو جائے' اس وقت تک ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ علاوہ معمولی چندوں کے ہر سال ایک چندہ خاص بھی دیا کریں تاکہ معمولی چندوں کی کمی پوری ہو سکے اور سلسلہ کے کاموں میں کسی قسم کی رُکاوٹ نہ ہو۔

پس میں اعلان کرتا ہوں کہ اس سال بھی حسب معمول تمام دوست اپنی آمد میں سے ایک معیّن رقم چندہ خاص میں ادا کریں اور چاہیئے کہ وہ رقم ستمبر کے آخر تک پوری کی پوری وصول ہو جائے اور یہ بھی کوشش رہے کہ اس کا اثر چندہ عام پر ہرگز نہ پڑے۔ بلکہ چندہ عام پچھلے سال سے بھی زیادہ ہو کیونکہ مومن کا قدم ہر سال آگے ہی آگے پڑتا ہے اور وہ ایک جگہ پر ٹھہرنا پسند نہیں کرتا۔

میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اس سال چندہ خاص کی شرح کم کر دی گئی ہے۔ یعنی پچھلے سال تو تیس سے چالیس فی صدی اس کی شرح تھی لیکن چونکہ بہت سا مالی بوجھ دور ہو گیا ہے' اس سال اس چندہ کی شرح پچیس سے تیس فیصدی تک مقرر کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ مالی تنگی میں ہوں' وہ تو پچیس فیصدی ادا کریں اور جنہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے یا زیادہ اخلاص دے' وہ تیس فیصدی اپنی ایک ماہ کی آمد میں سے ادا کریں۔ ہاں جیسا کہ قاعدہ ہے' وہ اس رقم کو بجائے ایک ماہ میں ادا کرنے کے تین ماہ میں ادا کر سکتے ہیں۔

زمینداروں کے لئے چونکہ ان کی ماہوار آمدن نہیں ہوتی' علاوہ چندہ عام کے چندہ خاص کی شرح حسب ذیل مقرر کی گئی ہے۔

یعنی علاوہ اڑھائی سیرفی من پیداوار پر چندہ عام ادا کرنے کے ایک سیرفی من چندہ خاص ادا کیا جائے یا جو زمیندار اپنا چندہ عام باقاعدہ شرح کے مطابق نقدی کی صورت میں دیتے ہیں' وہ اپنے سالانہ چندہ کا ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ بطور چندہ خاص زائد ادا کریں۔ مثلاً اگر ایک زمیندار سالانہ ۱۵۰ روپیہ چندہ عام ادا کرتا ہو تو وہ علاوہ چندہ عام کے پچاس روپیہ چندہ خاص ادا کرے۔

پس زمینداروں کے لئے چندہ خاص کی شرح فی من ایک سیر ہر فصل کی ہر قسم کی پیداوار پر ہے یا جس قدر چندہ وہ ہر فصل پر نقد ادا کرتے ہوں' اس رقم کی ایک تہائی یعنی تیسرا

حصہ چندہ خاص کی شرح ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ احباب پچھلے سال سے بھی زیادہ اخلاص سے چندہ کی ترقی کی طرف توجہ کریں گے تاکہ اگلے سال چندہ خاص کو بالکل اُڑایا جاسکے۔ یا کم سے کم اس کی شرح کو ہی کم کیا جاسکے اور اگر ہمارے دوست سب کے سب متفقہ طور پر کوشش کریں تو یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ ابھی بہت سے لوگ ہیں جو شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بالکل ہی نہیں دیتے اور بہت سے لوگ ہیں جو دل سے سلسلہ کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں اور صرف ایک محرک چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے احباب محبت اور پیار سے ان کمزور دوستوں کو چست کریں اور وہ لوگ جو سلسلہ کی دہلیز پر کھڑے ہیں ان کو اندر داخل کرنے کی کوشش کریں اور سلسلہ کی اشاعت کے مقصد کو دل سے نہ بھلائیں' تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے تمام کاموں کی راہ سے روکیں اٹھ جائیں اور وہ نہایت سُرعت سے ترقی کرنے لگیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری اس نصیحت پر احباب اس اخلاص سے عمل کریں گے کہ ہر ایک جماعت کا چندہ عام پچھلے سال کے چندہ عام سے کم سے کم پچیس فیصدی زیادہ رہے۔ اور ہر ایک جو نیک نیتی سے اس کام کے لئے کھڑا ہو گا وہ یقیناً اس مقصد میں کامیاب ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہو گی اور اس کی برکات اس پر نازل ہو رہی ہو نگی۔

اے میرے پیارو! میں کس طرح آپ لوگوں کو یقین دلاؤں کہ خدا تعالیٰ دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کرنے والا ہے۔ پس پہلے سے تیار ہو جاؤ تا موقع ہاتھ سے کھو نہ بیٹھو۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے کام اچانک ہوا کرتے ہیں اور جس طرح اس کے عذاب یکدم آتے ہیں' اس کے فضل بھی یکدم آتے ہیں۔ پس بیدار ہو جاؤ اور آنکھیں کھول کر اس کے افعال کی طرف نگاہ رکھو کہ اس کا غیب غیر معمولی امور کو پوشیدہ کئے ہوئے ہے جو ظاہر ہو کر رہیں گے اور دنیا ان کو چھپانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ آپ لوگ اس کے فضل کے وارث ہو کر رہیں گے' خواہ دنیا اسے پسند کرے یا نہ کرے۔

میں اس امر کی طرف بھی آپ کی توجہ پھرانی چاہتا ہوں کہ اس سال بعض اضلاع میں گیہوں کی فصل خراب ہو گئی ہے اور اس کا اثر چندوں پر پڑنا بعید نہیں۔ پس چاہیئے کہ احباب اس امر کا بھی خیال رکھیں اور اس کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں اور ان اضلاع کے دوستوں کو بھی جہاں نقصان ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ لَا تَخْشَ عَنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَاسًا

خدا تعالیٰ سے کمی کا خوف نہ کرو اور اس کے دین کی راہ میں قربانی سے نہ گھبراؤ کہ خدا تعالیٰ اس کا بدلہ آپ کو آئندہ موسم میں دے دے گا۔ اور آپ کی ترقی کے بیسیوں سامان پیدا کر دے گا۔

آخر میں مَیں ان دوستوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں جنہوں نے چندہ ریزرو فنڈ کے وعدے کئے ہیں کہ مومن کو اپنے قول کا پاس کرنا چاہئے۔ ابھی تک ان کی طرف سے اس چندہ کی طرف پوری توجہ کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب جب کہ چھ ماہ کے قریب ہی جلسہ میں رہ گئے ہیں' وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے اور دوسرے احباب کو جنہوں نے اب تک اس کام کی طرف توجہ نہیں کی انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بھائیوں سے پیچھے نہ رہیں اور دس سے پچاس روپیہ' سو سے ہزار روپیہ اور ہزار سے پانچ ہزار روپیہ جمع کر کے بھجوانے والوں کی جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت میں داخل ہو کر ثواب کے مستحق ہوں۔ مگر نام لکھوانے والوں کو اور جو پچھلے لکھوا چکے ہیں' یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے فضلوں کا وارث وہی وعدہ بنا تا ہے جسے پورا بھی کیا جائے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ [2] کا مصداق کبھی نہیں بننا چاہئے ورنہ دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ ہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے سچی کوشش کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا۔

میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے سینوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کے لئے کھول دے اور ہر ایک جو اس اعلان کو پڑھے' نہ صرف اسے اس پر لبیک کہنے کی توفیق ملے بلکہ وہ درد اور اخلاص سے دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کرے۔ تا کہ خدا کے فضل کے دروازے کھل جائیں اور اس کی رحمت کی چادر ہمیں ڈھانپ لے۔ اے میرے خدا تو ایسا ہی کر اور ہماری کمزور کوششوں کو اپنے فضل سے بار آور کر۔ اور ہر ایک جو میری آواز پر لبیک کہتا ہے اسے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنا۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

(الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۸ء)

---

[1] البقرۃ: ۱۵۷ [2] الصّف: ۳